کتاب کیا ہے' ایک پیغام ہے' ایک مشن ہے' ایک پلیٹ فارم اور لائحہ عمل ہے' ظلم' جبر' استبداد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کیا گیا ہے۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ' سے کہا گیا کہ حضرت! آپ کے شرح شمائل اور دیگر افادات حدیث پر کام کرلیں گے علمی خدمت ہے' دین کا کام ہے' بعض علمی اور معرض التواء میں پڑی اہم مسودوں کی تکمیل اور طباعت پر کام ہو جائے' مگر آپ نے کہا کہ یہ وقت قیام کا ہے' بیٹھنے کا نہیں عالم اسلام کے فوری سلگتے مسائل پر کام کی ضرورت ہے کیونکہ ہر خاص و عام پر سکتہ طاری ہے اور لوگ ان مسائل کا نام لینا بھی زبان سوزی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ موجودہ دور کے تقاضوں' حالات کی نزاکت اور ترجیحی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ان اہم انٹرویوز کو صفحہ قرطاس پر منتقل کر کے منظر عام پر لانے کا زور دیا۔ آج بحمدللہ وہ کتاب آپ حضرات کے سامنے ہے' اس تقریب کا مقصد صلیبی دہشت گردی' امریکی بہیمیت اور اسلام کے پیغام امن کو عام کرنا ہے۔

تقریب کے پہلے مہمان مقرر کرسچین رہنما ڈاکٹر پروفیسر سٹیفن سابق پرنسپل گارڈن کالج راولپنڈی نے کہا:

''آج پوری دنیا میں جو ظلم اور دہشت گردی ہو رہی ہے اور انسان انسان کو کاٹ رہا ہے' اس میں مغربی دینا کا ظالمانہ کردار سب کے سامنے ہے' پاکستان کے مسیحی اس دہشتگردی کی مذمت کرتے ہیں' مسیحی برادری کا مغربی دنیا سے کوئی تعلق نہیں' نہ یہ امریکی ہیں' نہ برطانوی' بلکہ محبِ وطن پاکستانی شہری ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام میں امن ہے' کوئی مسلمان دہشتگردی نہیں کرتا اور نہ ہی ہر عیسائی دہشتگرد ہوسکتا ہے۔ دہشت گردی بظاہر جس رنگ' شکل اور لبادے میں ہو اس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا' یہ مختلف مذاہب کا لیبل لگا کر صرف بدنام کرنے کی سازش ہوتی ہے۔ افغانستان' عراق اور دنیا کے ہر خطے میں ظلم' جبر اور دہشت گردی کو صلیبی مقاصد کی تکمیل کا نام دینا بجائے خود ایک ظلم' ناانصافی اور صلیب کا غلط استعمال اور بدنامی کی سازش ہے' حضرت مسیحؑ اور حضور پاکؐ امن کے داعی تھے' میں نے ہمیشہ اسلامی نظام کے نفاذ کی ہر جدوجہد کی حمایت کی ہے کہ اسلام کے عادلانہ نظام میں مسیحیت کو تحفظ اور امن حاصل ہو جائیگا۔''

پاکستان عوامی تحریک کے رہنما علامہ سبطین شیرازی نے اپنے خطاب میں کہا:

''آج کی یہ تقریب اس حوالہ سے بھی انتہائی اہم ہے کہ یہاں مسلم امہ کے اتحاد' اتفاق اور یگانگت و یکجہتی کا مظاہرہ ہو رہا ہے' تمام مکاتب فکر اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے طبقہ کی نمائندگی موجود ہے' یہ مولانا سمیع الحق صاحب کا اہم کارنامہ اور اتحاد امت کے لئے ایک اہم پیغام اور وقت کا اہم تقاضا ہے۔ آج پوری دنیا کی صورتحال' دہشت گردی' جنگ وجدل' بدامنی و بے چینی سے پوری انسانیت مضطرب اور پریشان ہے' مسلمان تو ابتداء ہی سے مظالم کا شکار چلے آرہے ہیں' اسلام کی تاریخ مظلوم مسلمانوں کے خون سے رنگین چلی آرہی ہے' آج دنیا کا کوئی انسان محفوظ نہیں' انسانیت کو عافیت' سلامتی اور امن کی تلاش ہے' دہشت گردی مسلمان کے خلاف ہو یا غیر مسلم کے خلاف' بحیثیت

انسان پوری انسانیت کو اس کی مذمت کرنی چاہیے' دنیا ایک گلوبل ویلیج کی شکل اختیار کر چکی ہے' اور کسی بھی گاؤں کے ایک کونے میں لگی ہوئی آگ پورے شہر کو بھسم کر کے راکھ کا ڈھیر بنا سکتی ہے۔ آج ظالم کا ہاتھ روکنے اور مظلوم کی حمایت کرنے کا وقت ہے اور اسلام کا بھی یہی پیغام ہے' یہی مشن اور یہی درس ہے' مولانا سمیع الحق کی کتاب اس مشن کی پیش رفت ہے جو موجودہ حالات میں یقیناً ایک عظیم جہاد ہے۔''

غیر ملکی سفارتکاروں میں ناروے کے نائب سفیر جناب مسٹر الف آرن رمسلین نے اردو زبان میں اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہوئے کہا:

آج کی یہ تقریب انتہائی اہمیت کی حامل ہے' ہم سب ایک خاص مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں' ہم نے اس امن فوج کا ہراول دستہ بننا ہے جو پوری دنیا کیلئے ابر رحمت اور پیام امن وسکون بن سکے' ہمیں انسانیت کی فلاح کے لئے مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ آج کا جہاد امن کا جہاد ہے' امن کے قیام اور ظلم کے خاتمے کا جہاد ہے' آج دنیا سے دہشت گردی اور بدامنی ختم کرنے کی ضرورت ہے' تمام ممالک' تمام مذاہب کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر برداشت اور صبر سے کام کرنا ہوگا' اسلام اور دیگر مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کر کے غلط فہمیاں دور کرنا ہوں گی' یہ دور مذاکرات سے مسائل حل کرنے کا ہے' مسلمان ہو یا عیسائی یا کوئی بھی مذہب رکھنے والا سب کو ایک دوسرے کی مدد سے' ایک دوسرے کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا' دنیا میں امن قائم کرنا ہے' اور شیطانی قوتوں کو ختم کرنا ہے' اللہ کی طاقت سب سے زیادہ ہے' ہمیں اپنی زندگی شیطان کی پیروی میں نہیں گزارنی چاہیے۔ یہی میرا پیغام ہے اور یہی آج کی اس تقریب کا مقصد ہے۔ شکریہ۔''

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب نے اپنے خطاب میں کہا:

''مولانا سمیع الحق مدظلہ' نے ہمیشہ ظالم کے خلاف کلمۂ حق ادا کیا ہے' اور نتیجہ کی کبھی پرواہ نہیں کی'

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی   اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

محدث کبیر' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ ابتداء ہی سے حق گوئی کا عملی نمونہ تھے' حق بیانی انہیں ورثہ میں ملی ہے' غیر ملکی صحافیوں کو انٹرویو دینا بہت مشکل کام ہے' ہم نے مولانا سے کہا کہ یہ لوگ آپ کا کافی وقت لے لیتے ہیں کیا ضرورت ہے ان بکھیڑوں میں پڑنے کی۔ مولانا نے انتہائی تدبر اور فہم وفراست سے کہا کہ دراصل مغرب میں اسلام کے خلاف ایک پروپیگنڈہ چل رہا ہے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کی جارہی ہے' آج ان مغربی اور غیر ملکی صحافیوں اور میڈیا کے نمائندوں کو اسلام کا صحیح تصور اور اصل پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے۔ وہ چاہیں اسے مسخ کر کے شائع کریں ان تک تو بات پہونچ جاتی ہے۔

ان انٹرویوز کو کتابی شکل میں شائع کرنا بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے کہ مغربی پروپیگنڈہ کے توڑ اور اسلام کے